

غیبت

”کشف الباری“ صحیح بخاری شریف کی اردو زبان میں مقبول ترین تحقیقی شرح ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے درسی افادات پر مشتمل اس شرح کی اب تک سات جلدیں شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں، آٹھویں اور نویں جلد زیر طبع ہیں، اس شرح کی ”کتاب الادب“ میں غیبت پر جو کلام کیا گیا ہے، وہ نذر قارئین ہے۔ (مدیر)

غیبت کی تعریف

① پہلی بات غیبت کی تعریف سے متعلق ہے، امام راغب نے غیبت کی تعریف کی ہے ہسی أن يذكر الإنسان عيب غيره من غير محوج إلى ذكر ذلك کسی دوسرے آدمی کا عیب بغیر ضرورت کے بیان کرنے کو غیبت کہتے ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے ”احیاء العلوم“ میں غیبت کی تعریف کی ہے ”الغیبة أن تذكر أخاك بما يكرهه لوبلغه“۔ علامہ ابن اثیر نے ”النهاية في غريب الحديث“ میں غیبت کی تعریف کی ہے ”الغیبة وهو أن يذكر الإنسان في غيبته بسوء، وإن كان فيه“ (۱)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی میں غیبت کی تعریف کی ہے ”هی ذكر العيب بظهر الغيب“ (۲) حاصل یہ کہ کسی شخص کا اس انداز سے اس کی عدم موجودگی میں تذکرہ کرنا کہ وہ اگر اسے سن لے تو اسے اچھا نہیں لگے گا، غیبت ہے۔

بعض لوگوں نے کہا کہ غیبت مطلقاً کسی شخص کی برائی بیان کرنے کا نام ہے، چاہے وہ حاضر ہو یا غائب ہو..... لیکن رائج یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا تو غیبت ہے کیونکہ لفظ کے لغوی معنی کی اسی صورت میں رعایت ہے جن تعریفات میں ”غائب ہونے“ کی قید نہیں لگائی گئی ہے، وہاں بھی یہ قید محذوف مانتی چاہیے۔ (۳)

غیبت کا حکم

② غیبت کو بعض علماء نے صغائر یعنی چھوٹے گناہوں میں شمار کیا ہے (۴) لیکن جمہور علماء کے نزدیک غیبت

(۱) النهاية لابن الأثير: ۳/۳۹۹

(۲) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۱۶/۳۳۵

(۳) فتح الباري: ۱۰/۵۷۵

(۴) فتح الباري: ۱۰/۵۷۶، إرشاد الساري: ۱۳/۷۱

کبار میں سے ہے، علامہ قرطبی وغیرہ کئی علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، (۵) کیونکہ غیبت کے متعلق قرآن و حدیث میں بڑی شدید وعیدیں آئی ہیں جو اس کے کبیرہ ہونے پر واضح دلالت کرتی ہیں۔

حدیث معراج میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وہ ناخنوں سے اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے، ان کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جبریل نے فرمایا ”هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في أعراضهم“ (۶) یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزت پر حرف چینی کرتے ہیں۔

سعید بن زید کی مرفوع روایت ہے ”إن من أربى الربا الإستطالة في عرض المسلم بغير حق“ (۷) (..... کسی مسلمان کی عزت کے متعلق ناحق زبان درازی کرنا سود کی بدترین صورت ہے۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کی روایت میں ہے ”من أكل لحم أخيه في الدنيا، قرب له يوم القيامة، فيقال له: كله ميتا، كما أكلته حيا، فيا كله، وبكلج ويصبح“ (۸) یعنی جس شخص نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا یعنی غیبت کی قیامت کے دن وہ اس کے قریب کر دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس کو مردہ ہونے کی حالت میں کھا جیسا کہ تو نے زندہ ہونے کی حالت میں اسے کھایا تھا تو وہ اسے کھائے گا، اور ترش رو ہو کر چیخے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ”الأدب المفرد“ میں حضرت جابرؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں ”كنامع رسول الله صلى الله عليه وسلم وارتفعت ریح خبيثة منتنة، فقال أتدرون ما هذه؟ هذه ریح الذين يغتابون المؤمنين“ (۹) (حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک بدبودار ہوا چلی، آپ نے فرمایا، جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مؤمنین کی غیبت کرتے ہیں۔)

غیبت کے بارے میں ان احادیث میں جو وعیدیں بیان ہوئی ہیں، ان کے پیش نظر علماء نے غیبت کو کبار میں شمار کیا ہے۔

- (۵) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۷/۱۶، نیز دیکھیے فتح الباري: ۵۷۶/۱۰
- (۶) أخرجه أبو داود في كتاب الأدب، باب في الغيبة: ۲۶۹/۴ (رقم الحديث: ۴۸۷۸) وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في تحريم أعراض الناس: ۲۹۹/۵ (رقم الحديث: ۶۷۱۶)
- (۷) أخرجه أبو داود في كتاب الأدب، باب في الغيبة: ۲۶۹/۴ (رقم الحديث: ۴۸۷۶) وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، باب في تحريم أعراض الناس: ۲۹۷/۵ (رقم الحديث: ۶۷۱۰)
- (۸) تفسير ابن كثير، سورة الحجرات: ۲۱۶/۴
- (۹) الأدب المفرد على صدر فضل الله الصمد، باب بلا ترجمه: ۱۹۴/۲ (رقم الحديث: ۷۳۲)

غیبت سے توبہ کی صورت:

⑤ غیبت کے گناہ سے توبہ کی کیا صورت ہے؟ بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ سے توبہ کی جائے، یعنی ندامت کے ساتھ استغفار کیا جائے اور آئندہ دل کے اندر اس سے بچنے کا عزم ہو، بس یہی کافی ہے۔ (۱۰)

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جس کی غیبت کی گئی ہے، اس کے لیے استغفار کیا جائے تو اس سے تلافی ہو جائے گی۔ (۱۱)

لیکن جمہور علماء فرماتے ہیں کہ غیبت کر کے حق تلفی کی گئی ہے، لہذا جب تک جس شخص کی غیبت کی گئی ہے اس سے معافی طلب کر کے حق تلفی کو معاف نہ کرایا گیا ہو، اس وقت تک یہ گناہ معاف نہیں ہوگا، کیونکہ حق العبد صرف توبہ اور استغفار سے ادا نہیں ہوتا، جب تک ادا نہ کیا جائے یا معاف نہ کرایا جائے۔ (۱۲) اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، آپؐ نے فرمایا ”من كانت له عند أخيه مظلمة في عرض أو مال، فليحللها منه“ (۱۳)

معاف کرانے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ جا کر اس سے صاف کہہ دیا جائے کہ میں نے آپ کی غیبت کی ہے، آپ مجھے معاف کر دیں۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا، کہ اس طرح اظہار کرنا کوئی ضروری نہیں، اجمال اور ابہام کے ساتھ اگر کہہ دیا جائے کہ آپ کی جو حق تلفی مجھ سے ہوئی ہے آپ معاف فرمادیں اور وہ معاف کر دے تو ان شاء اللہ غیبت کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ (۱۴)

کس کی غیبت کرنا جائز ہے

④ اگر کوئی شخص مشہور فاسق و فاجر ہے اور وہ علانیہ فحش و گناہ کا ارتکاب کرتا رہتا ہے، تو اس کی برائی اور فحش کو بیان کرنا غیبت ممنوعہ میں داخل نہیں۔ (۱۵) ایک روایت میں ہے ”من ألقى جلاباب الحياء فلا غيبة“

(۱۰) روح المعانی، سورة الحجرات، الجزء: ۲۵، ۱۳/۱۶۰

(۱۱) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۱۶/۳۳۷

(۱۲) شرح الطيبي على مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم:

۱۰/۱۲۵، نیز دیکھیے مرقاة المفاتیح علی مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان،

والغيبة والشتم: ۹/۱۹۷

(۱۳) أخرجه البخاري في كتاب المظالم والغضب، باب من كانت له مظلمة عند الرجل (رقم

الحديث: ۲۴۴۹) وأخرجه الإمام أحمد في مسنده: ۲/۴۳۵

(۱۴) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۵/۲۹۰، الجامع

لأحكام القرآن للقرطبي: ۱۶/۳۳۹، روح المعاني: ۱۳/۱۶۱

(۱۵) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، كتاب الشهادات، باب الرجل من أهل الفقه: ۱۰/۲۱۰

لہ“ (۱۶) (جو حیا کی چادر تار دے، اس کی غیبت حرام نہیں اور ایک حدیث مرفوع میں ہے ”اذکروا الفاجر بما فیہ کفی یحذرہ الناس“ (۱۷) یعنی فاسق کی برائی بیان کر دتا کہ لوگ اس سے بچ سکیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے ثلاثہ لیست لہم حرمة: صاحب الہوی، والفاسق المعلن، والإمام الجائر (۱۸) یعنی تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں، ایک خواہش و ہوا پرست کی، دوسرے علانیہ فاسق کی اور تیسرے ظالم حکمران کی۔ اسی طرح کسی کے عیب بیان کرنے کی کوئی دینی یا دنیوی ضرورت ہے تو بھی وہ غیبت ممنوعہ میں داخل نہیں، راویوں پر جو جرح کی جاتی ہے وہ چونکہ ایک دینی ضرورت ہے اس لیے جائز ہے۔ (۱۹) ”ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا“ اس آیت کریمہ میں غیبت کی مثال مردے کے گوشت سے دی ہے، ایک تو اس لیے کہ جس طرح مردے کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا گوشت کون کھا رہا ہے اسی طرح جس شخص کی غیبت کی جاتی ہے، اسے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی غیبت ہو رہی ہے، دوسرے جس طرح مردے کا گوشت کھانا ایک ناپسندیدہ اور کریمہ عمل ہے، اسی طرح غیبت کرنا بھی شرعاً قبیح اور ناپسندیدہ ہے۔ (۲۰)

(۱۶) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۹/۱۶

(۱۷) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۹/۱۶

(۱۸) ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع: ۲۹۰/۵، علامہ شامیؒ

نے غیبت کے حلال و حرام مقامات اشعار میں بیان فرمائے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

بما يكره الإنسان يحرم ذكره
سوى عشرة أئمة تـواحد
تظلم وشروا جرح ويبس مجاهراً
بفسق وجه ولا وغشاً لـقاصد
وعرف كذا ستفيت استعن عند زاجر
كذلك الصتم حذر فجور معانند

نیز دیکھیے فتح الباری، کتاب الأدب، باب ما يجوز من اغتياب أهل النساء والربيب: ۵۷۸/۱۰

(۱۹) الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، سورة الحجرات: ۳۳۵/۱۶

(۲۰) إرشاد الساري: ۸۱/۱۳، عمدة القاري: ۱۲۸/۲۲، فتح الباري: ۵۷۷/۱۰